**والدین سے حسنِ سلوک: ایک دینی اور اخلاقی فریضہ**

**اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**

**وَرَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾**

**صدق اللہ مولانا العظیم۔**

درود شریف پڑھیے: **اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہ وَسَلِّم۔ اللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ۔**

ہر انسان، بشرطیکہ وہ اپنی عقل سے کام لے، اس بات کا لازماً قائل ہوگا کہ پوری کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے ہمارے لیے یہ پوری دنیا بنائی ہے اور ہم پر بے شمار نعمتیں کی ہیں۔ والدین بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ والدین کی آپ پر بہت بڑی شفقت ہوتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں آپ کے لیے محبت ڈال دی ہے۔ اگر والدین کے دل میں یہ محبت نہ ہوتی تو آپ کی پرورش انتہائی مشکل ہو جاتی۔

**والدین کی بے مثال قربانیاں**

اللہ تعالیٰ نے آپ کے والدین کے دلوں میں اس قدر محبت اور الفت ڈالی ہے کہ وہ آپ کی تمام تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں۔ وہ آپ کے فضلے کو بھی برداشت کرتے ہیں، خود بھوکا رہ کر آپ کو کھلانے کی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ والدہ منہ میں کھانا لے کر جاتی ہیں اور جب بچہ نہیں کھاتا تو وہ ہاتھ ڈال کر بھی کھلاتی ہیں، اور اس پر بھی خوش ہوتی ہیں کہ میرا بچہ مجھے ہاتھ ڈال رہا ہے۔ یہ نعمت کس نے دی ہے آپ کو؟ اللہ تعالیٰ نے دی ہے، یہ ہر کوئی جانتا ہے۔

ایک دلچسپ واقعہ سناؤں: ایک شخص قبرستان میں چرس پی رہا تھا۔ پولیس والوں نے اسے روکا اور پوچھا کہ یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ والد صاحب کے لیے دعا کر رہا ہوں۔ یہ ایک چھوٹے بچے کی قبر تھی، ایک سال کی بچی کی قبر۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ یہ تو چھوٹی بچی کی قبر ہے، تو اس نے کہا کہ میرے والد صاحب بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔

جو شخص پاگل نہ ہو، وہ جب سوچے گا کہ وہ کس طرح بڑا ہو گیا ہے، تو یہی سمجھے گا کہ میرے رب نے میرے ماں باپ کے دل میں محبت ڈال دی تھی۔ پوری کائنات کے تمام بچوں سے اس کو میں پیارا تھا۔ حسین و جمیل بچے ہونے کے باوجود، ہر شخص کو اپنے بچے سے محبت ہوتی ہے۔ اگر آپ کسی حبشی شخص سے کہیں کہ سب سے حسین و جمیل محبوب بچہ لاؤ، تو وہ اپنے ہی بچے کو پیش کرے گا۔ وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں اس بچے کے لیے محبت ڈال دی ہے۔

**اللہ اور والدین کے حقوق**

یہ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اسی لیے پہلا حقدار تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ:

**"تیرے رب کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"** [5:26]

صرف اسی کی عبادت کرو کیونکہ وہی لائق عبادت ہے۔ کوئی اور نہیں۔ آپ جہاں بھی قرآن مجید میں دیکھیں گے، اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کسی اور کے احسان کرنے کے بارے میں فرماتا ہے تو والدین کو پہلے کرتا ہے۔

**"اللہ کے ساتھ احسان کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔"** [6:05]

قرآن مجید میں پہلا رب، پھر اس کے بعد والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے۔ لیکن لوگ اس بارے میں بڑی کوتاہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس نے ہمیں بھی پیدا کیا اور پوری کائنات کو پیدا فرمایا:

**"والدین کے ساتھ احسان کرو۔"** [6:34]

احسان کا مطلب یہ نہیں کہ صرف وہ آپ کو ڈانٹے تو آپ چپ ہو جائیں۔ احسان ایک مثبت چیز ہے۔ یہ منفی چیز نہیں ہے۔ اس میں ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنا، ان کی بیماری کا خیال رکھنا، انہیں سہولتیں پہنچانے کا خیال رکھنا، ان کی عزت کا خیال رکھنا، اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا شامل ہے۔ بعض بچے اپنے والدین کے لیے دردِ سر بن جاتے ہیں، صرف اس لیے کہ والدین ان کے کندھوں پر سوار ہو کر اپنی زندگی گزاریں۔ یہ نہیں سوچتے کہ میں اپنے والدین کے لیے کیا کروں۔

**موجودہ دور کی وبا اور ناشکری**

یہ آج کل کی بہت بڑی وبا ہے۔ پہلے لوگ کافر ہوتے تھے، وہ بھی والدین کی خدمت کرتے تھے۔ مشرکین بھی والدین کا خیال رکھتے تھے۔ آپ تاریخ دیکھ لیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسباب کے درجے میں سب سے پہلا محسن کون ہے؟ والدین، ماں باپ ہیں۔ اسباب کے درجے میں۔

اسی لیے ماں کو غصہ آتا ہے کہ پچاس، تیس سال تک میں نے بڑا کیا، اور جب بیوی آ گئی تو دو دن میں یہ چل پڑا۔ اب وہ محبوب بن گئی، حالانکہ اس کی محبت بہت کمزور محبت ہوتی ہے۔ جب بیوی بوڑھی ہو جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ اب دوسری شادی کرتا ہوں۔ وجہ کیا ہوتی ہے کہ یہ صرف نفس پرست ہے۔ اس کو یہ خیال نہیں آتا کہ میرے والدین نے میرے ساتھ کیا کیا۔ ماں نے پیٹ میں نو دس ماہ اٹھایا پلایا، پھر درد زہ کی تکلیف سہی۔ باپ بھی پریشان تھا کہ اس کی والدہ کو کچھ نہ ہو جائے۔ گھر بھی پریشان تھا۔

پھر جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو رات دن ایک کر کے دونوں اس کی پرورش کرتے ہیں۔ راتوں کو روتا ہے تو دونوں جاگتے ہیں۔ اس وقت تمہاری بیوی ہوتی ہے، نہ تمہارے یار دوست ہوتے ہیں، کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہوتا۔ یہ والدین آپ کے لیے راتیں گزارتے ہیں۔ کام کاج کرتی ہے، تم پر نظر رکھتی ہے کہ کہیں انگارے پر ہاتھ پاؤں نہ لگا لے، کہیں کسی کو تکلیف نہ پہنچائے، کہیں گڑھے میں نہ گر جائے۔ تھوڑی سی بھی آپ سے جدا ہو جائیں تو کہتے ہیں "کہاں گیا بیٹا؟" کہیں ایسا نہ ہو کہ کنویں میں نہ گرا ہو۔ بچوں کو ادھر ادھر کرتے ہیں کہ میرا بیٹا گم ہو گیا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ احسان مثبت چیز ہے۔ اس کا خیال رکھنا، اس کے لیے آسانیاں پیدا کرنا۔ بیوی ہے، اس کے لیے کیا کریں؟ اس کی خدمت کریں۔ اگر وہ نہیں کرتی تو آپ کہتے ہیں کہ میں اور شادی کروں گا۔ وہ میری والدہ کی خدمت کرے گی۔ آپ خود میم کی طرح بیٹھ جائیں۔

**والدین سے حسنِ سلوک کی عملی شکل**

ہم کبھی کبھی بیٹھتے ہیں تو الحمدللہ یہ روزانہ ہوتا ہے۔ ہم کہانی پر بیٹھ جاتے ہیں تو پھر ہم بہت اچھے گپ شپ لگاتے ہیں، حتیٰ کہ ہمارے بیٹوں کے چھوٹے بیٹے بھی گپ شپ لگاتے ہیں۔ کل حیدر کے بچے نے، ایک چھوٹا سا بچہ ہے، اس نے کہا کہ میں ایک کہانی سناؤں گا۔ انہوں نے کہا سناؤ۔ اس کا نام انس ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی کے پاس مرغیوں کا فارم تھا۔ وہ مرغیاں بچے نہیں دیتی تھیں، انڈے نہیں دیتی تھیں۔ تو اس کے مالک نے کہا کہ اگر رات مغرب تک ہر مرغی نے دو انڈے نہیں دیے تو سب کو ذبح کر دوں گا۔ یہ اس کا قصہ سنا رہا تھا۔ سب نے دو دو انڈے دیے، ایک نے ایک انڈہ دیا تھا۔ اس سے پوچھا کہ تم نے ایک انڈہ کیوں دیا ہے؟ دو کیوں نہیں دیے؟ اس نے کہا کہ میں مرد ہوں، میں مرغا ہوں۔ تو اس نے زور لگا کر ایک انڈہ تیری خوف سے کیا ہے۔ یہ بالکل ایک بچہ ہے۔ اور بڑا ہنستا ہے کیونکہ وہاں محفل ایسی ہوتی ہے۔

تو میں ایسا کرتا ہوں کہ آپ کی اولاد، آپ جو بیٹے ہیں، کیا وہ والدین ہیں؟ اس نے ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائی ہیں آپ کے لیے۔ اپنی جان دے کر تمہیں بچایا ہے۔ اپنی جان دے کر، جان بڑی پیاری ہوتی ہے، لیکن اس نے اپنی جان دے کر تم کو بڑا کیا اور تم کو سنبھالا۔ اب جب تم بڑے ہو گئے تو ظاہر ہے کہ وہ بوڑھے ہو گئے۔ جب تم بڑے ہو گئے وہ بوڑھے ہو گئے۔ احسان کا مطلب سمجھ گئے، یعنی اپنے والدین کا خیال رکھیے، ان کے دوستوں کا خیال رکھیے۔ یہاں والدین کے حقوق بیان ہوتے ہیں۔ ان کے دوستوں کا خیال رکھنا، ان کی سہیلیوں کا خیال رکھنا۔

ایک عجیب واقعہ سنایا، ہمارے بھائیوں میں سے تھا یا بھتیجے میں سے تھا۔ اس نے کہا کہ ایک عورت نے ایک عالمہ عورت گھر میں لائی۔ عالمہ کو اتنا پتہ ہوتا ہے کہ میرا حق کیا ہے۔ یہ نہیں پتہ چلتا کہ شوہر کا بھی حق ہوتا ہے۔ تو اس نے کہا کہ کچھ دن کے بعد میں تیری والدین کی خدمت مجھ پر نہیں ہے۔ وہ قاضی کے پاس گئے۔ مفتی صاحب بڑا سمجھدار آدمی تھا، انہوں نے کہا کوئی بات نہیں۔ اس کو کہہ دیجئے دوسری شادی کر لے۔ وہ آپ کے والدین کی خدمت کرے گا۔ یہ واقعی اس پر نہیں ہے۔ لیکن تم ایسا کرو کہ ایک خادمہ لاؤ، پھر اس خادمہ کے پاس سے آپ بیٹھے نہ ہوں گے کیونکہ پھر وہ مشکل ہو جائے گی اس کے لیے۔ وہ سفر کا معاملہ ہو گا تو اس کے ساتھ پھر شادی کرو۔ جب شادی کرو گے تو یہ کیا کرے گا؟ مثلاً یہ میم کی طرح بیٹھی رہی اور آپ دوسری شادی کر کے وہ خادمہ لاؤ، پھر اس کے ساتھ شادی کرو۔ تو بیوی نے کہا کہ نہیں بس میں اپنی ساس کی ماں کی جگہ خدمت کروں گی۔ میں آپ کو طریقہ سکھاتا ہوں۔

بیویوں کی وجہ سے والدین کو نہ چھوڑیں۔ کتنا بے وفا ہے وہ آدمی اور کتنا ناشکرا ہے وہ شخص کہ جو والدہ کے لیے بیوی کی خاطر والدہ سے منہ موڑتا ہے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ والدین کے ساتھ صرف احسان یہ نہیں ہے کہ آپ کوئی چیز اس کو دے دیں، سامان دے دیں۔ والدین کا ایک اور خیال ہوتا ہے، وہ ہوتا ہے کہ میرا بیٹا میرے ساتھ بیٹھ جائے، اگر آپ والدین کو وقت نہیں دیتے بیٹھنے کے لیے تو آپ کو معلوم ہے آپ کے بھی بیٹے پیدا ہو جائیں گے، آپ پھر دیکھیں گے۔ کہ وہ سیدھا اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے، والدین کی طرف رخ نہیں کرتا، اس کے پاس بیٹھتا نہیں ہے۔ تو آپ کے دل پر پھر خود گزر جائے گی کہ آپ نے کس قدر پتھر برسائے ہیں۔ آپ کی بھی اولاد ہو گی، صاحب اولاد ہوں گے تم بھی۔ تو پھر آپ کا بیٹا بھی بے رخی کر کے اپنی بیوی کے ساتھ جائے گا تو تم کو بہت افسوس ہو گا۔ حالانکہ کوئی کمی نہیں ہو گی، وہ کہتے ہیں کہ کاش میرا بیٹا تھوڑا میرے ساتھ بیٹھ جاتا، دس منٹ ہی بیٹھا کر، لیکن ایک ساتھ بیٹھا کرے۔ کیوں محسوس کرے کہ بیٹا میرے پاس بیٹھتا رہتا ہے۔ سفر میں گئے دوسری بات ہے، کہیں نوکری پر چلے گئے قطر میں چلے گئے وہ تو دوسری بات ہے۔ لیکن جب گھر میں ہو اور بیوی کو وقت دیتے ہو تو ماں باپ کو بھی وقت دینا تمہارا احسان میں آئے گا۔ ورنہ یہ تم ناشکرے اور ناقدرے ہو جائیں گے۔ وہ ترس رہے ہیں۔ بہت سی لڑکیاں، لڑکے، مائیں اسی لیے ترستی ہیں کہ کاش میرا بیٹا میرے ساتھ بیٹھ جائے۔ اس کو وقت نہیں دیتے اس کو۔ بیوی کے ساتھ اس کے لیے 28 گھنٹے، 24 گھنٹے تو دن ہے۔ تو چار گھنٹے اضافی کہیں سے لا کر وہ اس کے لیے اتنا وقت اس بیوی کے ساتھ ہے۔ اور باپ کے ساتھ بیٹھنے کے لیے، والدین کے ساتھ بیٹھنے کے لیے اس کے ساتھ 20 منٹ نہیں ہوتے۔ تو اس کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات کرے۔ بے وفا ہے، بے وفا ہے۔ یہ ناشکرا ہے، ناقدرہ ہے۔ آپ نے باپ والدین نے آپ کو پوری زندگی دی ہے۔ اور آپ نے جب بیوی لائی، بیوی سے پہلے ٹھیک ٹھاک تھے۔ تھوڑا تھوڑا والدین کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ جلدی جلدی شادی کرائے۔ اس نے شادی کی تو کیا ہو گیا؟ وہ آپ وہاں اس کے ساتھ اس کا ہو کر رہ گیا ہے، اس کا ہو کر رہ گیا ہے۔

**"اُف" تک کہنے کی ممانعت**

تو فرماتے ہیں کہ ایک تو یہ کریں کہ احسان کریں۔ تو احسان کے اندر ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ اس کا دل خوش کرنا۔ کس سے دل خوش ہوتا ہے اس کا۔ پھر آپ کے اپنے زندگیوں کو دیکھو، آپ دنیا میں انشاءاللہ بچاؤ ہو جاؤ گے۔ تمہارے بیٹے آپ کی اس سے زیادہ قدر کریں گے۔

**"اگر ان دونوں میں سے تیرے سامنے وہ دونوں یا ایک بڑھاپے کو پہنچ گئے، فلا تقل لہما اف"** [19:31]

اس کے سامنے اف مت کرو۔ ایک تو سختی کا اف ہے، اف ہو، اب آپ نے یہ کام کیا ہے، یہ تو ویسے بھی ایک یہ ہے کہ تم کو کوئی بیماری ہے۔ اس کی وجہ سے بھی اف نہ کریں۔ اس کے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ آپ کے اف سے اس کو دل کو ٹھیس پہنچتا ہے۔ اس کو درد ہوتا ہے، آپ کو پتہ نہیں کہ اولاد کی اف، اولاد کی فریاد ماں باپ کے لیے ایسا ہوتا ہے جس طرح تم نے اس کو گولی سے مار دیا۔

**"فلا تقل لهما اف ولا تنهرما"** [20:40]

تو یہ دونوں قسمیں شامل ہیں۔ اس کے لیے ایسی بات بھی نہ کرے وہ، یہ کیا ہوا، یہ کیا یہ کیا کیا؟ یہ بھی نہ کہیں۔ اف بھی نہ کریں، اس کو مت ڈانٹو، مت ڈانٹو، مت کرو۔

**"وقل لہما قولا کریما"** [21:01]

اور ان سے ادب سے بات کرو۔ اور ان کے سامنے **"وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ"** [21:08] اس کے سامنے اپنی شفقت کی عاجزی کے پروں کو نیچے کریں۔ آپ نے دیکھا ہوگا یہ مرغی کیسا کرتی ہے؟ کیسے اپنے بچوں کو سمیٹ لیتی ہے۔ کیسے اس کے لیے پروں کو جھکا دیتی ہے۔ اس طرح والدین کے سامنے ایسے شفقت کا معاملہ، عاجزی کا معاملہ اس کے سامنے کریں۔

**"وقل رب ارحمہما کما صغیرہ"** [21:51]

یا اللہ اس کو، یا رب العالمین، تم نے اس کو ان پر، میرے والدین پر رحم فرما، دونوں پر جس طرح ہم نے اس کو اچھی طرح پالا۔ تم اس پر مہربانی فرماؤ۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں اس کو دے دوں۔ دینے کے لیے تم اس پر مہربانی فرماؤ، موت کے بعد بھی اس کی دعائیں کریں۔ یہ تم پر حق ہے۔ والدین پر۔

**والدین سے بے وفائی کا انجام**

میرا ایک دوست ہے، جاننے پہچاننے والا ہے، وہ ایک دن آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے بیٹی کو کہہ دیا، وہ قطر میں تھا۔ اس کا خیال نہیں رکھتا تھا۔ میں اس کو کہتا ہوں کہ تم ایسا کریں۔ میں نے آپ کو پالا ہے پوسا ہے، آپ میرا بھی خیال رکھیں۔ وہ تھوڑا سا غصے ہوا۔ تو میں اس کے کندھے پر بیٹھا تھا۔ اس نے کہا کہ جس طرح تو اپنے بیٹے کو کندھے پر پلا رہے ہو۔ اسی طرح میں کیا کرتا؟ تم کو اپنے کندھے پر پلا رہا تھا۔ آج تو مجھے سخت جواب دیتے، لیکن وہ آدمی بیٹا اس کا شریف تھا۔ تو یہاں میرے پاس ملاقات اس کی ہوئی، اب الحمدللہ اس کی بڑی عزت کرتا ہے۔ خوش ہے وہ۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ تمہارے ساتھ ایسا ہوگا۔ ماں باپ کا بدلہ اللہ تعالیٰ دنیا میں انسان سے لیتا ہے۔ دنیا میں ضرور لے گا اس سے۔ اس کو نہیں چھوڑے گا۔ چند دن مزے کرے گا کہ میری بیوی ہے، میرے بیٹے ہیں، یہ ہیں، وہ ہیں، لیکن جب یہ بوڑھا ہو جاتا ہے وہاں وہی وقت پھر آ جاتا ہے۔ تو اس کی بہو، بیوی کا خیال نہیں رکھے گی۔ اور اس کی بیٹی اس کا خیال نہیں رکھے گی۔ یہ ہمارے خلبوا شریف کے اندر ایک آدمی تھا۔ بیوی کے ساتھ مزے مزے میں رہتے تھے۔ باپ کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ والدین اس کا وفات ہو گئی تھی۔ پہلے۔ وہ بہت بدخستہ حال میں مر گیا۔ اس کا والد۔ کچھ عرصہ کے بعد جب اس کا بیٹا نوجوان ہوا، اس کو بھی شادی لائی۔ اب اس کے اپنے باپ کو ظاہر ہے کہ وہ جب بیوی اور بیوی اور شوہر کے درمیان کوئی حائل ہوتا ہے تو اس آدمی کے ساتھ کینہ بڑھ جاتا ہے۔ تو والدین سے بڑی کبھی کبھی اس میں حائل ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ اس کی دشمنی ہو گئی۔ اس نے اس کے اپنے باپ کو مار دیا۔ اس نے تکلیف پہنچائی تھی، اس نے اپنے بیٹے نے اٹھ کر کیا کیا؟ اس کا نام میں نہیں لیتا۔ یہاں نام مجھے یاد بھی ہے۔ ہمارے زندگی میں یہ ہوا ہے یہاں ہم دنیا میں موجود تھے۔ اس کو مار دیا ہے۔ اب اس کا بیٹا جو اپنی جس نے اپنے باپ کو مارا تھا وہ اس کے پیچھے پھر رہا ہے۔

میرا ایک دوست ہے زبردست دوست ہے۔ اس کی والدہ نے اپنے باپ کو اپنے باپ دادا سے اس سے جدا کیا تھا۔ ہمارا یہ اپنا گھر اس کے لیے اپنا گھر یہ ہمارا سر درد کرتے ہیں دکھ پہنچا ہے۔ پھر جب اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ اس کی بیوی ایسی محصوظ بن گئی کہ اس نے کہا کہ والدین کے لیے خرچے نہ لو بس مجھے اکیلے اکیلے رہو کہ ہم کھیلے کُودیں۔ پھر وہ رہا۔ پھر اس کا بیٹا رہا۔ بیٹا پیدا ہوا۔ اس کے لیے شادی کرنی تھی، میں نے کہا کہ ایسا کریں۔ کہ تم اس نے کہا کیا حل ہوگا۔ میں نے کہا کہ حل تو وہی ہو گا جو تم نے کیا ہے۔ لیکن میں آپ کو ایک طریقہ سکھاتا ہوں، اس کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ اس نے کہا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ ایک بہت بڑا صدقہ کریں۔ اس کے لیے کریں کہ یا رب العالمین پہلے دو رکعت نفل پڑھیں بیوی کو بھی کہہ دیں۔ کہ ہم دونوں سے خطا ہو گئی ہے معافی اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ پھر آپ ایک صدقہ کریں بہت بڑا۔ جو اس کے تمہاری اس ذات کے مطابق ہو۔ کہو کہ یا رب العالمین اس اس سے اللہ کا وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو وہ یہ کریں۔ اس کے بعد ایسی توبہ کریں کہ یا رب العالمین ہمیں بہت غلطی ہو گئی۔ والدین تو واپس نہیں آ سکتے۔ لیکن اس کا سارا ثواب اس کی طرف بھیج دی۔ جب تک وہ والدین خوش نہیں، قبر میں بھی خوش ہوں گے تو وہ کیا ہو گا؟ تمہارا کھاتا خراب نہ ہو جائے۔

تو اس نے اس سے کیا الحمدللہ ٹھیک چل رہے ہیں۔ یہ علاج بھی ہر دوا کا علاج ہے۔ اب جو جوان ہے جب اپنی والدین کا خیال نہیں رکھتے۔ بیویوں کے ساتھ رہتے ہیں ان کو میں کہتا ہوں اس کو بیوی کو کہہ دیں کہ آپ تو میری باپ کو باپ سمجھو، بیوی کیا ہے؟ ہماری ماں کو ماں سمجھو۔ اگر تمہارا خیال یہ ہو کہ مجھ سے تم اس کو مجھ سے چھین لے گا۔ تو میں تم کو رخصت کر سکتا ہوں۔ لیکن والدین کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ تم کو ایسی زبردست بیوی دے کہ مت کرو اگر وہ چلی جائے اس کو اچھی جگہ نہیں ملے گی اور تم کو اچھی جگہ مل جائے گی انشاءاللہ۔ والدین کے لیے کبھی بیوی کے لیے والدین کو نہ چھوڑیں۔ یہ میری بات سنیں۔ یہ آپ قرآن قرآن مجید یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر وہ تم کو کہتے ہیں کہ مجھ شرک کرو تمہارے والدین مشرکین ہیں۔ پھر بھی دنیا میں ساتھ اچھا تعلق رکھیں۔ دنیا میں معروف طریقے سے اس ساتھ رہا کر۔ کافر ہے تمہارا باپ مسلمان ہوتا ہے۔ تمہارا باپ دیندار ہوتا ہے۔ تمہارا باپ نیک صالح ہوتا ہے اور تم اس کی قدردانی نہیں کرتے۔

یہ آپ کی خطا ہوتی ہے بعض لوگ بہت دیندار میں دین کا کام بہت کرتا ہوں اس لیے مجھے فارغ نہیں ہوں۔ میں آپ کو بتاؤں والدین کی تھوڑی سی آپ والدین کے ساتھ تھوڑی سی نزدیکی کرو وہ کتنا خوش ہوتا ہے۔ میرے والدین میں آپ کو پتہ ہے کہ مصروف قسم کے ترین قسم کا آدمی ہوں۔ الحمدللہ بیوی کے ساتھ اتنا وقت نہیں گزار سکتا جتنا ماں والدین کے ساتھ گزارتا ان کو پتہ تھا میں کھانا والدین کے ساتھ کھاتا تھا اور وقت مجھے پتہ نہیں بھائی بھی بیٹھتے تھے وہاں سے بھائی بیٹھتے تھے تو وہ اپنا گپ شپ لگاتے تھے ہم یہاں لگاتے تھے میں میرے والدین والد صاحب کو اس کو پتہ ہے اس کو کہانی اچھی لگتی ہے کیونکہ ابھی اس وقت یہ تھکا ہوا تھا تو والد صاحب خواہ مخواہ کوئی کہانی سناتا تھا مجھے ساتھ ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ بہت زیادہ خدمت وہ بہت خیال رکھتے تھے وہ۔ حالانکہ بڑے بیٹے کا لوگ کم خیال رکھتے ہیں کیونکہ وہ چھوٹا زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ لیکن ہماری بیوی میں بالکل برعکس تھا۔ تو سارے کے سارے وہ میرے ساتھ بڑی محبت کرتے تھے وہ والدین۔

**والدین کی حساسیت اور محبت**

تو ایک بار میں گیا تھا ماموں کے میں اس لیے بتاتا ہوں کہ والدین تمہارے والدین تمہارے بارے میں کتنے حساس ہیں۔ تمہارے ساتھ کتنی محبت رکھتے ہیں۔ تو جب میں وہاں گیا ماموں کے کنویں میں نیچے کنواں ہے ہمارا وہاں یہ خود رو ہم اس کو تارہ میرا کہتے ہیں آپ آپ لوگ تارہ میرا کہتے ہیں مجھے تو ترخشہ سمجھ میں آئی۔ تارہ میرا وہ میں نے کہا کہ میں والدہ کی پسند ہے وہ لے جاؤں۔ تو تھوڑا سا اتنا تارہ میرا لایا ہے۔ ہمارے بھائی بھائیوں کے اندر الحمدللہ بہت محبت بھی ہے گپ شپ بھی بہت لگاتے ہیں۔ تو والدہ جب جو بھی عورت آتی مجھے مفتی نے مفتی نے مجھے تارہ میرا لایا ہے ترخشہ میں وہ روتی تھی۔ بھائیوں کے سامنے بھی کہتے تھے بس وہ بس وہی تارہ میرا اس نے پکڑی تھی۔ تو آج اعتراف بڑا بچپن میں ہمارے سینیئر سر کھیال صاحب ہمارے گرد میں گھل ملتے ہیں وہ جانتے ہیں وہ اس نے کہا کہ امی یعنی آدی مشترکہ یہی ہے۔ ہم روزانہ آپ کے لیے پھل لاتے ہیں یا چیزیں لاتے ہیں، سامان لاتے ہیں۔ آپ کچھ نہیں کہتے۔ مفتی صاحب نے تھوڑا سا تارہ میرا لایا ہے بس اس نے سامنے سامنے اب اس کو چھوڑتے نہیں ہو۔ میں تارہ میرا گھر پر لگا دوں گا کہ اتنی تعریف مجھ سے بھی۔ میں اس کی ماموں کی ماموں کی حساسیت کو میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ ماں نے کہ مجھے اس پر بڑی خوشی ہے اس لیے بہت خوشی ہے کہ مفتی کو میں اتنا مصروف آدمی ہے جب نیچے چلا گیا اس کو تارہ میرا مل گیا پھر بھی اس کو مجھے میں اس کو یاد آئی میں اس کو یاد آئی کہ والدہ کو کیا پسند ہے؟ تارہ میرا پسند ہے، اسی لیے میں اس کی قدر کرتی ہوں۔ اب سمجھ گئے یعنی والدین آپ سے اتنی شفقت رکھتے ہیں۔

کتنے بد نصیب وہ لوگ کہ نہ والدین کو وقت دیتے ہیں۔ بیوی کے مقابلے میں اس کو کم وقت دیں لیکن دیں تو سہی، تھوڑا بیٹھے ساتھ دس منٹ بیٹھے۔ وہ تلاوت کریں تم اس ساتھ بیٹھ کر تم بھی تلاوت شروع کر دے وہاں۔ تاکہ وہ کیا ہو جائیں؟ وہ کہیں کہ یہ میرا بیٹا میرا بیٹا ہے، نہ کہ میری میری بیوی میری بہو کا بیٹا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی قدر نصیب فرمائے۔ جس نے والدین کی قدر کی۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ قدردان ہے۔ رسوا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ یہ اس کا وہ ہے۔

**شاعرانہ پیغام برائے والدین**

میں اب آپ کو ایک شعر سناؤں گا۔ والدین کا یہ آپ سن لیں۔ یہ بڑا اچھا پیغام دیا ہے ایک شاعر نے اردو میں ہے پشتو میں بھی میں نے کیا ہے اس کو۔ لیکن یہاں اردو چونکہ بیان اردو کا ہوتا ہے۔ تو اسی لیے میں آپ کو پہلے کیا کرتا ہوں؟ یہ سناتا ہوں پھر دوسری معاملات ہوں گے۔ یہ آپ سن لیں سارے غور سے سنیں کہ کیا کہہ رہا ہے یہ شاعر:

**نعمتیں پالا سے کچھ کم نہیں ثانی ہے ان کا۔**

**اپنی جنت کو خدا کے لیے دوزخ نہ بنا۔**

**اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا دل نہ دکھا۔**

**میرے مالک، میرے آقا، میرے مولا نے کہا۔**

**باپ کے پیار سے اچھی کوئی دولت کیا ہے؟**

**ماں کا آنچل جو سلامت ہے تو جنت کیا ہے۔**

**یہ راضی تو نبی راضی ہے، راضی ہے خدا۔**

**جب بھی دیکھا تو تجھے پیار سے دیکھا ماں نے۔**

**خون دل دودھ کی صورت میں پلایا ماں نے۔**

**تو نے اس پیار کے بدلے میں اسے کچھ نہ دیا۔**

**ان کی ممتا نے ہر حال سنبھالا تجھ کو۔**

**کس قدر پیار سے ماں باپ نے پالا تجھ کو۔**

**تیرے ماں باپ نے کس پیار سے پالا تجھ کو۔**

**خود رہے بھوکے دیا بھوکے نے والا تجھ کو۔**

**ان کی مٹھی میں نادان مقدر تیرا۔**

**تیرے بیٹے بھی کہاں روٹیاں دیں گے تجھ کو؟**

**یہ بھی تیری طرح گالیاں دیں گے تجھ کو۔**

**تو بھی صاحب اولاد ہے کیوں بھول گیا؟**

**اس سے اچھی نہیں دیکھی کوئی صورت قیصر۔**

**ہے سراپا یہ محبت ہی محبت قیصر۔**

**کام آتی ہے برے وقت میں ان کی ہی دعا۔**

یہ حضرات نے پہلے سے بیان کیا ہے اس کو۔